مطبوعات

اسلامی نظام

از جناب حکیم محمد اسحاق صاحب سندیلوی۔ قیمت عہ (ایک روپیہ)

ناشر:۔ دارالاشاعت نشأۃ ثانیہ، حیدرآباد (دکن)

اس کتاب میں زندگی کے نظریۂ اسلامی کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس نظریہ کے ان اثرات کی طرف اشارات کیے گئے ہیں جو بحیثیت مجموعی زندگی پر نمودار ہوتے ہیں۔ چنانچہ کتاب کے مرکزی پیغام سے اختلاف کرنے کی گنجائش نہیں۔ مگر یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ وہ اصطلاحات اور تعبیرات جن کے لباس میں نظریۂ اسلامی کو پیش کیا گیا ہے ان میں سے بعض غلط فہمی کی موجب ہوسکتی ہیں۔ نیز کتاب پڑھتے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بات "دل" سے نہیں "دماغ" سے نکل رہی ہے۔ ان اشارات کی توضیح کی نہ پرچے کے ان صفحات میں گنجائش ہے اور نہ کچھ زیادہ ضرورت ہے۔ مؤلف کی کوشش بہرحال قابل قدر ہے اور اس وقت، جب کہ ہر چہار طرف جاہلی افکار و دوائر چھائے ہوئے ہیں، اس قسم کی ہر کوشش کا ہمیں خیر مقدم کرنا چاہیے۔

پیغام رسول

از جناب سید ابوالفاروق صاحب واسطی الہندی۔ قیمت عہ (ایک روپیہ)

ملنے کا پتہ:۔ رضا کمال بکڈپو۔ فاروق گنج، لاہور۔

دنیا میں بہت سے لوگ بہت سی کتابیں ایسی لکھتے ہیں جو کسی نہ کسی نقطۂ نظر، اور کسی نہ کسی پہلو سے مفید تو ہوتی ہیں مگر "تیر بہدف" نہیں ہوتیں۔ چنانچہ یہ "پیغام" بھی ایک حد تک مفید پیغام تو ہے مگر "تیر بہدف" نہیں ہے۔ کچھ مناظرانہ سی باتیں بھی ہیں، کچھ لطیفہ گوئی بھی ہے، کچھ شدت سے برسنا بھی ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ "پیغام رسول" کو ان صفات سے خالی ہونا چاہیے۔ پھر بعض مواقع پر تو محترم مؤلف موجودہ مسلمانوں کے ایمان کی حیثیت متعین کرنے میں حد اعتدال یا حد احتیاط کو صاف پھاند گئے ہیں۔ اور کوئی بات قابل ذکر نہیں ہے۔ مناسب ہوتا کہ پیغام رسول کو پیش کرنے سے پہلے قرآن و حدیث سے اس کو اچھی طرح سمجھ لیا جاتا۔ (ن۔ ص)

قصص النبیین للاطفال مولانا ابوالحسن علی حسنی ندوی۔ استاذ تفسیر و ادب، دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ۔

۹۶ صفحے۔ کتابی سائز۔ کاغذ، لکھائی، چھپائی اعلیٰ۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ جمعیۃ التعاون، دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ۔

اس کا رونا تو اب فضول ہے کہ ہمارا ملک عربوں کے ابرِ کرم سے گویا محروم رہا اور اس بد قسمت سرزمین کے حصے میں درہ خیبر سے آنے والے ایسے فاتح آئے، جن کی زبان ترکی یا فارسی تھی اور جن کا اسلامی تصور خود واضح اور صاف نہیں تھا۔ ظاہر ہے، ایسے بادشاہوں اور کشور کشاؤں کی سرپرستی میں عربی زبان کس طرح پروان چڑھ سکتی تھی؟ نتیجہ یہ ہوا کہ آغاز اسلام سے شاہ ولی اللہ دہلوی (۱۱۱۴ھ - ۱۱۷۶ھ) سے پہلے تک شمالی ہند میں عربی کے دو چار اچھے لکھنے والے بھی نہیں ملتے۔ شمالی ہند کے مایۂ ناز شاعر آزاد بلگرامی تک کا یہ عالم ہے کہ ان کی شاعری خالص عجمی اور ہندی رنگ میں رنگی ہوئی ہے۔ گجرات و سندھ کے علاقوں سے صرف نظر کر لیجیے، تو کیا دین، کیا زبان، ہر لحاظ سے شمالی ہند میں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا ——

یہ ایک ٹھوس تاریخی حقیقت ہے۔ خواہ ارباب "غنیمت" اور ملوکیت پرستوں کو اس سے کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو۔ لیکن ہماری اور آپ کی آرزوؤں سے حقیقتیں نہیں بدل سکتیں۔ اور نہ اسلامی دستور و آئین میں ایسے بادشاہوں کے لیے کوئی جگہ نکل سکتی ہے۔ پر افسوس یہ ہے کہ ہندوستان میں عربی زبان کی یہ بے بسی اب بھی دور نہیں ہوئی اور گو پچاس ساٹھ سال سے صحیح زبان کی ترویج و تعلیم کے لیے مخلصانہ کوششیں جاری ہیں، مگر اب تک خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ کامیابی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ وہ اصحابِ درس ہیں، جو اب تک ارسطو کی سڑی ہوئی ہڈیوں پر فاتحہ خوانی کو "علم" سمجھے بیٹھے ہیں اور ان کے ذہن میں کسی طرح یہ حقیقت اُتر نہیں پاتی کہ کتاب عزیز اور دین کے فہم کے لیے یونانی خرافات سے زیادہ علم عربیت کی ضرورت ہے۔

عربی ذوق کے نشوونما میں دوسری رکاوٹ اچھی کتابوں کا فقدان ہے۔ مصری ریڈریں اچھی خاصی تعداد میں ملتی ہیں۔ مگر اولاً تو ہندوستانی بچوں کے مذاق پر پوری نہیں اترتیں۔ دوسرے ابھی ہمارے ہاں اس طرز کی باتصویر ریڈروں کے خلاف اچھا خاصا تعصب موجود ہے۔ مصری اور شامی ریڈروں کے علاوہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں عربی کے آسان کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ مگر ان کے مصنفوں کے اخلاص اور کوششوں

کی داد دیتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اکثر زبان کے صحیح ذوق سے محروم ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کی کتابوں میں ایسی رکیک غلطیاں واقع ہوجاتی ہیں، جن کے باعث وہ درسی کتاب بننے کے لائق نہیں رہتیں۔

ان حالات میں اگر ایک آدھ کتاب کبھی کسی با ذوق اور زبان شناس مُستَعرب کے قلم سے نکل آتی ہے تو دل سے بے ساختہ داد نکل پڑتی ہے اور فرط مسرت میں قلم بہکنے لگتا ہے۔ مولانا ابوالحسن علی حسنی ندوی کی زیر نظر کتاب قصص النبیین للاطفال دیکھ کر اس کج مج رقم کے ذہن میں جو خیالات پیدا ہوئے ان کی جھلک اوپر کی سطروں میں نمایاں ہے۔

یہ کتاب بچوں کے لیے ہے۔ درسی ریڈروں کے ساتھ عام مطالعہ (Rapid reading) کے لیے استعمال کی جائے تو بہتر ہے۔ بشرطیکہ درسی ریڈر القرءۃ الرشیدہ یا اس قسم کی کوئی دوسری ریڈر ہو۔ جدید مصر میں ایک روشناس ادیب کامل کیلانی نے 'حکایات الاطفال' کے نام سے بچوں کے از خود مطالعہ کے لیے ریڈروں کا ایک سلسلہ تالیف کیا ہے، جو تجربے سے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ راقم نے خود بھی دارالعلوم ندوۃ العلماء کی مدرسی کے زمانے میں اس سلسلے کو برت کر تجربہ کیا ہے۔ مصنف نے کامل کیلانی کا پورا چربہ اتارا ہے۔ اتنے فرق کے ساتھ کہ کیلانی نے 'سرخ مرغ' اور اس قسم کے دوسرے قصے لکھے ہیں۔ اور علی میاں نے انبیاء کے قصے منتخب کیے ہیں۔ زیر تبصرہ کتابچے میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یوسفؑ کے قصے ہیں۔ مصنف عربی زبان کا بڑا ستھرا اور اچھا مذاق رکھتے ہیں۔ ایسا اچھا مذاق کہ شائد ہندوستان میں کم لوگوں کو نصیب ہو۔ اس لیے کتاب میں کسی قسم کی عجمیت، ہندیت یا رکاکت دخل انداز نہیں ہوسکی۔

مگر بچوں کے مطالعہ کے لیے صرف ایک کتابچہ کافی نہیں ہوسکتا۔ مصنف سے ہماری درخواست ہے کہ وہ کم سے کم ایسی دس کتابیں لکھ کر عربی سیکھنے اور سکھانے والوں کا کام آسان کردیں۔ خود انھوں نے بھی "دیباچے" میں اس کا وعدہ کیا ہے۔ ہم ان کی خدمت میں صرف اس قدر عرض کریں گے کہ

الکریم اذا وعد وفا (م - ع)

ذہنی زلزلے

جناب ابوالسلام صاحب نعیم صدیقی۔ ۱۹۲ صفحے، لکھائی چھپائی، کاغذ بہتر ہیں
دارالاشاعت نشأت ثانیہ، جدید ملے پلی۔ حیدرآباد، دکن۔ قیمت ۲ روپے

موجودہ دور میں افسانوں اور اس طرز کے لطیف ادب کو خیالات و افکار کی تعبیر و تشکیل میں جو حیثیت حاصل ہے وہ ارباب نظر سے پوشیدہ نہیں۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ تہذیبی و فکری برتری کی عالمگیر پیکار میں فسانہ نگاروں اور ادب لطیف کے علم برداروں کو گوریلا لڑائی لڑنے والوں کا مقام حاصل ہے۔ اللہ کے جن ناتواں لیکن ارباب عزیمت بندوں نے اس پیکار میں اسلام کا علم بلند کرنے کی کوشش کی ہے یا کوشش کر رہے ہیں، الحمدللہ کہ رفتہ رفتہ ان کی صف مضبوط اور مستحکم ہوتی جا رہی ہے۔ مگر یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ اب تک ہمیں غنیم کی صفوں میں پہنچ کر چھاپہ مار دستوں کا کام کرنے والے اہل قلم نہیں مل سکے ہیں۔ لے دے کے اب تک راقم کو اس راہ کے دو نوجوان مسافروں کا پتہ چل سکا ہے۔ جیلانی بی اے اور ابوالسلام نعیم صدیقی۔ زیر نظر مجموعہ نعیم صاحب کے مختلف ادبی مضامین کا ہے۔ مضامین مختلف قسم کے اور متنوع ہیں۔ گو ابھی نعیم صاحب کی زبان اور ٹیکنک اس درجے کی نہیں ہو سکی ہے، جہاں پہنچ کر کفر و الحاد کے قلعوں پر کامیابی کے ساتھ گولہ اندازی کر سکیں۔ پھر بھی ان کی انشا منجھی ہوئی اور قلم میں پختگی کے آثار ہویدا ہیں۔ طبیعت کی اُپج اور جدت طرازی (Originality) مجموعے کے متعدد مضامین سے نمایاں ہیں اور نعیم صاحب کے پاس یہ ایسا جوہر ہے جو انشاء اللہ ان کے لیے افسانوی ادب میں ایک مقام پیدا کر کے رہے گا (م-ع)

مبادی حکومت اسلامیہ مولانا سید سعید اشرف ندوی فیض آبادی۔ ۱۷۲ صفحہ۔

لکھائی چھپائی، کاغذ متوسط۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ ملنے کا پتہ: کتاب خانہ ملت، نظیر آباد۔ لکھنؤ۔

کتاب میں اسلامی حکومت کے مبادی بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن طرز بیان اور مضامین کی ترتیب میں الجھاؤ کافی ہے۔ اور اسلامی حکومت کے متعلق مولف کا تصور بھی صاف معلوم نہیں ہوتا۔ ورنہ "غازی مصطفٰے کمال پاشا" کی گذر یہاں کس طرح ہو سکتی تھی؟ بہر حال اس میں کام کی باتیں بھی بہت ہیں۔

(م-ع)

تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں

ایمان اسلام تقویٰ احسان

یعنی

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی وہ تقریر جو آپ نے جماعت اسلامی کے پہلے کل ہند اجتماع کے آخری اجلاس میں ارشاد فرمائی

قیمت ۶/